5

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام
حضرت مہدی علیہ الرضوان
اور دَجّال کی نشانیاں

(احادیثِ مُبارکہ کی رَوشنی میں)

محمد متین خالد

دفاع ختمِ نبوّت کونسل پاکستان
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور منفرد معجزات سے نوازا، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدسہ اس لحاظ سے یگانہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت کا واقعہ معجزانہ طور پر ہوا۔ آپ کا زندہ آسمان پر جانا بھی خارقِ عادت اور حیرت انگیز معجزہ کی حیثیت میں وقوع پذیر ہوا اور قیامت کے قریب آپ کا نزول بھی ایک زبردست معجزانہ حیثیت کا حامل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا نام عیسیٰ علیہ السلام، کنیت ابن مریم، لقب مسیح، کلمۃ اللہ، روح اللہ ہوگا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہوگا۔ قرآن مجید کے مطابق آپ بغیر والد کے محض قدرت خداوندی سے پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا کا نام عمران علیہ السلام، آپ کے ماموں کا نام ہارون (ہارون سے مراد ہارون علیہ السلام نہیں کیونکہ وہ تو حضرت مریم سے بہت پہلے گزر چکے تھے بلکہ ان کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا۔) آپ کی نانی کا نام امرأۃ عمران (حنّہ) ہے۔ آپ کی نانی محترمہ نے یہ نذر مانی تھی کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی لیکن جب اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی تو انھوں نے یہ عذر پیش کیا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔ پھر انھوں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا۔ حضرت مریم علیہا السلام کی خصوصیات میں یہ چیزیں شامل ہیں کہ وہ ہمیشہ شیطان سے محفوظ رہیں۔ ان کی نشوونما بھی ایک کرامت ہے کہ وہ ایک دن میں ایک سال کی ہوگئیں۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی رزق آتا تھا۔ فرشتے ان سے ہمکلام ہوتے تھے۔

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے حد مقبول تھیں۔ وہ حیض سے پاک تھیں۔ تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل تھیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت ہوا تو حضرت مریم ایک گوشہ میں چلی گئیں۔ ان پر پردہ ڈال دیا گیا۔ پھر ان کے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ آیا۔ فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر دی۔ حضرت مریم نے اس خبر پر بے حد تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ مرد کی صحبت کے بغیر کیسے بچہ پیدا ہوگا؟ فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔ پس وہ

اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر کسی مرد کے ساتھ صحبت کے، حاملہ ہوئیں۔ دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے چلی گئیں۔ حضرت مریم اپنی عفت وعصمت، حیا و پاکیزگی اور لوگوں کی تہمت سے پریشان ہوئیں تو ایک فرشتے نے آواز دی کہ گھبراؤ نہیں۔ حضرت مریم ولادت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اٹھا کر گھر لے آئیں۔ ان کی قوم نے ان پر طرح طرح کی تہمتیں اور الزامات لگائے اور بدنام کیا، جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تائید غیبی سے گود میں کلام کیا اور فرمایا کہ میں نبی ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وجیہ الشکل، درمیانے قد وقامت اور سفید سرخی مائل رنگت کے ہوں گے۔ ان کے سر کے بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔ ان کے بالوں کا رنگ بہت سیاہ، چمکدار جیسے نہانے کے بعد ہوتے ہیں۔ بال سیدھے یعنی پیچدار نہ ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ ہوں گے۔ آپ کی خوراک لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں، ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود کے خصائص ومعجزات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ بحکم خداوندی مُردوں کو زندہ کرتے۔ برص کے بیمار کو تندرستی دیتے۔ بحکم خداوندی مادر زاد اندھے کو شفا بخشتے، مٹی کی چڑیوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جان ڈالتے۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت پھر آسمان سے واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔ نزول کے وقت آپ کے جسم پر زرد رنگ کی دو چادریں ہوں گی۔ جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسری کو چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی کی طرح پانی کے قطرے ٹپکیں گے۔ آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔ آپ زرہ پہنیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔ اس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی، وہ مر جائے گا۔ آپ کے سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی، جہاں تک آپ کی نظر جائے گی۔ آپ کا نزول ملک دمشق میں ہوگا۔ دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے شرقی (سفید) مینارہ کے قریب ہوگا۔ آپ کا نزول صبح کے وقت ہوگا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہوں گے، ان کی تعداد تقریباً آٹھ سو مرد

اور چار سو عورتیں ہوں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کچھ دیر پہلے یہ لوگ نماز فجر کے لیے اپنی صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ اس وقت اس جماعت کے امام حضرت مہدی ہوں گے۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے، مگر وہ انکار کریں گے۔ جب حضرت مہدیؓ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انھیں امام بنائیں گے۔ پھر حضرت مہدی نماز پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پنتالیس سال تک دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ آپ نکاح کریں گے۔ آپ کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوگا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جذام کے وفد سے فرمایا: ''تمہارا آنا مبارک ہو اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کے اولاد پیدا نہ ہو۔'' قبیلہ جذام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کا سسرال ہونا قرآن حکیم (سورۃ قصص: 26 تا 28) سے ثابت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلہ جذام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کے اولاد بھی ہوگی۔ اس طرح اس قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولاد بھی ہوگی۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے دو صاحبزادے ہوں گے۔ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام موسیٰ رکھیں گے۔ نزول کے بعد حضرت مسیح موعود صلیب توڑیں گے۔ یعنی صلیب پرستی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے۔ آپ نماز سے فارغ ہو کر مسجد کا دروازہ کھلوائیں گے تو سامنے دجال نظر آئے گا۔ پھر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دجال اور یہودیوں کے ساتھ جہاد کریں گے۔ آپ دجال کو ارض فلسطین میں مقام لُد پر قتل کریں گے۔ (باب لُدّ ایک پہاڑی ہے جو شام میں واقع ہے، بعض محققین کہتے ہیں کہ 'لُدّ (Lydda)'' ملک شام اور موجودہ اسرائیل کی سرحد پر آخری شہر ہے۔ بعض کے نزدیک یہ یروشلم کے ایک گاؤں کا نام ہے جبکہ بعض کے نزدیک یہ فلسطین کا ایک مقام ہے۔ یہ مقام آج کل یہودیوں کے تسلط میں ہے۔ تل ابیب سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر اس مقام پر نام نہاد اسرائیلی حکومت کا ایک بڑا

فوجی ایئر پورٹ بھی ہے اور لُدّ ہی کے نام سے مشہور ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ڈیڑھ ہزار سال پہلے اس وقت لُدّ کا ذکر فرمایا تھا جب اسرائیل نامی کسی ریاست کا کوئی وجود بھی نہ تھا۔) اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ جو یہودی باقی ہوں گے، چن چن کر قتل کر دیے جائیں گے۔ کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔ اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے اور جہاد موقوف ہو جائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا اور اس لیے جزیہ اور خراج کا حکم بھی باقی نہ رہے گا۔ مال و زر لوگوں میں اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی (صدقہ یا زکوٰۃ کی شکل میں) قبول نہ کرے گا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مہدی نماز کی امامت کریں گے، بعد میں تمام نمازوں اور دیگر معاملات کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔ حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔ رسول کریم ﷺ کے روضہ اقدس پر بھی حاضری دیں گے۔ آپ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کا جواب دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وسنت پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔ ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات نازل ہوں گی۔ سب کے دلوں سے بغض وحسد اور کینہ نکل جائے گا۔ ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا۔ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہوگی۔ ایک بکری ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی۔ ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا، یہاں تک کہ اگر ایک بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ ایک لڑکی شیر کے دانت کھول کر دیکھے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔ بھیڑیا، بکریوں کے ساتھ ایسا رہے گا جیسا کتا ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔ ساری زمین امن وامان سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ برکات سات سال تک رہیں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ایک رومی لشکر مقام اعماق یا وابق میں اترے گا۔ ان سے جہاد کے لیے مدینہ سے ایک لشکر چلے گا۔ یہ لشکر اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہوگا۔ اس جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا۔ ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔ اور ایک تہائی فتح پائیں گے۔ قسطنطنیہ فتح ہو جائے

گا۔ جس وقت وہ مال غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروجِ دجال کی غلط خبر مشہور ہو جائے گی۔ لیکن جب لوگ ملک شام واپس آئیں گے تو دجال نکل آئے گا۔ عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے اور اکثر بیت المقدس میں ہوں گے۔ مسلمان دجال سے بچ کر افیق نامی گھاٹی میں جمع ہو جائیں گے۔ اس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس وقت اچانک ایک منادآواز دے گا کہ تمہارا فریادرس آ گیا۔ لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے۔

مسلمانوں کا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کرے گا۔ یہ لشکر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و مغفور ہوگا۔ جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام کو ملک شام میں پائے گا۔ شام و عراق کے درمیان دجال نکلے گا۔ فتنہ دجال اتنا سخت ہوگا کہ تاریخِ انسانی میں اس سے بڑا فتنہ نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لیے تمام انبیائے کرام اپنی اپنی امتوں کو اس سے خبردار کرتے رہے۔ مگر اس کی جتنی تفصیلات رسول کریم ﷺ نے بتائیں، کسی اور نبی نے نہیں بتلائیں۔ دجال کے ساتھ 70 ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہوں گے۔ لوگوں کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ دجال کا اتباع کرے گا۔ ایک گروہ اپنی کاشتکاری میں لگا رہے گا اور ایک گروہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا۔ مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے۔ اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ یا سیاہ و سفید گھوڑے پر سوار ہوگا اور یہ سارا لشکر شہید ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں۔ اس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیرے گا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو پہاڑ طور پر جمع فرما دیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج کی فوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو سب دریا کو پی کر صاف کر دے گا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج و ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب آہستہ آہستہ مر جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر

اتریں گے مگر تمام زمین یاجوج و ماجوج کے مُردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا کریں گے کہ بدبو نابود ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی۔ پھر زمین اپنی اصلی حالت پر ثمرات و برکات سے بھر جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے۔ اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم ارشاد کے لیے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے۔ پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔ پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا۔ یہ واقعہ مقعد کی وفات سے تقریباً تیس سال بعد ہوگا۔ اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا، جیسے کسی پورے نو مہینہ کی حاملہ کو معلوم نہیں، کب ولادت ہو جائے۔ اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حضرت امام مہدیؓ کی کئی ایک مستند نشانیاں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری عترۃ یعنی اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔ ان کا نام میرے نام کے موافق (یعنی محمد بن عبداللہ اور ایک روایت میں احمد بن عبداللہ) ہوگا۔ ان کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہؓ ہوگا۔ ان کا لقب مہدی ہوگا۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی۔ ظہور کے وقت اُن کی عمر تقریباً 40 سال ہوگی۔ امام مہدیؓ سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین کے باشندے بھی خوش ہوں گے۔ آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ، مُردوں کی تمنا کرنے لگیں گے۔ حضرت مہدی کم از کم سات یا نو سال تک خلیفہ رہیں گے۔ ان کے زمانے میں نعمتوں کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہو۔

عقیدۂ ظہور امام مہدی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور چودہ سو سال سے مسلمانوں میں مسلم اور مشہور ہے۔ اس ضمن میں چند احادیث درج ذیل ہیں:

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن

کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُس میں ایک آدمی مبعوث فرمائے گا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اُس کا نام میرے نام پر ہوگا، اُس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا (یعنی محمد بن عبداللہ) وہ زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و زیادتی سے بھر چکی ہوگی۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

❑ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق کے لیے لڑتی رہے گی اور وہ غالب رہے گی، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر اُن سے عرض کریں گے کہ آیئے نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے کہ نہیں اِس امت کے لوگ خود بعض کے لیے امام اور امیر ہیں۔ (صحیح مسلم)

مذکورہ بالا حدیث میں مسلمانوں کے امیر سے مراد امام مہدی ہیں۔ صحیح مسلم کی شرح ''فتح الملہم'' میں لکھا ہے کہ قرب قیامت سے متعلق وہ سب احادیث جن میں امیر یا خلیفہ کا لفظ مبہم مذکور ہو، اِس سے مراد امام مہدی ہیں۔ (فتح الملہم، شرح صحیح مسلم)

❑ ابن ماجہ میں ہے کہ امام مہدی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر پیچھے ہٹیں گے تو آپ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہاری امامت کے لیے ہو چکی ہے۔ چنانچہ اُس وقت کی نماز امام مہدی ہی پڑھائیں گے۔ پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء کریں گے (چنانچہ اس وقت کی نماز سب کو امام مہدی ہی پڑھائیں گے پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔) نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے: ''یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''نہیں، یہ کام بدستور آپ کے تحت رہے گا، میں تو صرف قتل دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا میرے ہی ہاتھ سے مارا جانا مقدر ہے۔''

یہاں قارئین کے ذہنوں میں یقیناً یہ سوال ابھرے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز کی امامت کیوں نہیں فرمائیں گے؟ علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر امامت کرا دیں تو دل میں شبہ پیدا ہوگا کہ آیا وہ نائب کی حیثیت سے آگے بڑھے ہیں یا وہ نئی شریعت لائے ہیں؟ آپ مقتدی کے

طور پر نماز پڑھیں گے کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول شک و شبہ سے غبار آلود ہو جائے کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (فتح الباری) یہ بڑی ہی خوبصورت اور پختہ توجیہہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے نماز کی امامت نہ فرمانے کی۔ پھر نماز کے ختم ہونے کے فوراً بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دجّال کے قتل اور باقی ماندہ یہودیوں کے خاتمے کا کام اپنے ذمے لیں گے۔

حضرت شاہ رفیع الدینؒ محدث دہلوی اپنی کتاب ''علاماتِ قیامت'' میں حضرت امام مہدیؓ کے ظہور کے متعلق فرماتے ہیں:

''حضرت امام مہدیؓ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا۔ اس درمیان میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ بادشاہِ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی۔ یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا نہیں، دینِ اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لیے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہو جائے گی۔ باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیے، تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دُور ہوں، اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔

حضرت امام مہدی اُس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ معظّمہ چلے جائیں گے۔ اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدالِ عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض

آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کر لے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہِ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا، اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظّمہ چلی آئیں گی۔ شام وعراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدال عظام آپ کی صحبت میں اور ملک عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو ''تاج الکعبہ'' کہتے ہیں) نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لیے روانہ ہوگا، جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشکر کے مقدمتہ الجیش کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی۔ وہ سفیانی اہل بیت کا دشمن ہوگا۔ اس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہوگا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے۔ ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوجِ کثیر لے کر امام مہدی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے شام میں جمع ہو جائیں گے۔ ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہوگی (جس کی تقریباً کل تعداد 8,40,000 ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہوگا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ تو نصاریٰ کے خوف

سے بھاگ جائے گا، خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر و اُحد کے شہدا کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیقِ ایزدی فتحیاب ہوں گے۔ حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاریٰ کے مقابلہ کے لیے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ میدانِ جنگ فتح کریں گے یا مر جائیں گے۔ یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدان جنگ سے واپس نہیں آئیں گے یا مر جائیں گے، اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جام شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ پھر حضرت امام مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بُو نکل جائے گی اور بے سروسامان ہو کر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بہتوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت امام مہدیؓ بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں فی صدی صرف ایک ہی آدمی بچا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت امام مہدی بلادِ اسلام کے نظم و نسق اور فرائض وحقوق العباد کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات سے فارغ ہو کر فتحِ قسطنطنیہ کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ بحیرۂ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحٰق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لیے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فصیلِ شہر کے قریب پہنچ کر نعرۂ تعبیر بلند کریں گے تو اس کی فصیل نامِ خدا کی برکت سے یکا یک گر جائے گی۔ مسلمان ہلّہ کر کے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گزرے

گا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے کہ افواہ اُڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ لشکر کے آگے بطور طلیعہ روانہ ہو کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے۔ اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے گا اور قبل اس کے کہ وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آ چکے ہوں گے اور جنگ کی پوری تیاری و ترتیبِ فوج کر چکے ہوں گے۔ ایک دن لوگ نماز فجر کی تیاری میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی مرکزی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے: یا نبی اللہ! امامت کیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمھارے بعض، بعض کے لیے امام ہیں اور یہ عزت اسی اُمت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ! اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہے گا۔ میں تو صرف قتلِ دجال کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔

تمام زمین حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف سے (بھر جائے گی) منور و روشن ہو جائے گی۔ ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد تقریباً نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں اور دیگر فتنوں اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال یہودیوں اور دجال کے ساتھ جنگ و جدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر 49 سال کی ہوگی۔ بعد ازاں امام مہدی رضی اللہ عنہ کی وفات ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر انھیں بیت المقدس دفن

فرمائیں گے۔ اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔'' (رسالہ علاماتِ قیامت مؤلفہ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہٗ)

یہ سب علامات ایسی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے ساتھ مختص ہیں۔ جن میں سے ایک بھی آنجہانی مرزا قادیانی کے وقت میں نہیں پائی گئی۔

دجال

دجال کے معنی ہیں حقیقت کو چھپانے والا، سب سے بڑا دھوکے باز اور چالباز۔ دجال کا مادہ دجل ہے جس کے معنی ہیں خلط ملط کر دینا، تلبیس یعنی شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکے اور التباس میں ڈالنا، ملمع سازی کرنا، حقیقت کو چھپانا، جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا۔ گویا دجال میں یہ تمام منفی اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں دجال سے مراد جھوٹا مسیح (المسیح الدجال) ہے جو قیامت کی اہم نشانیوں میں سے ایک ہے۔ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا اور نبوت اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجال کی کئی علامات احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

''حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور ایک لمبی تقریر فرمائی، اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو پیدا کیا ہے، اس وقت سے اب تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیا اپنی امتوں کو دجال سے خوف دلاتے رہے ہیں، چونکہ تمام انبیا علیہم السلام کے آخیر میں، میں ہوں، اور تم بھی آخری امت ہو اس لیے دجال تمھیں لوگوں میں پیدا ہوگا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا، لیکن چونکہ وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لیے ہر شخص اپنے نفس کی جانب سے اپنا بچاؤ کر لے گا۔ اللہ میری جانب سے اس کا محافظ ہوگا۔ سنو! دجال شام و عراق کے مابین مقام خُلّہ سے ہوگا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تم کو اس کی وہ حالت سناتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نے بھی بیان نہیں کی۔ پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو پھر کہے گا، میں خدا ہوں، (نعوذ باللہ) تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے۔ پھر دجال کیسے خدا ہوا؟ اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی پیشانی پر

ک،ف،ر، لکھا ہوگا، جسے ہر مومن عالم ہو یا جاہل سب پڑھ لیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پس جب دجال ویرانے پر سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے نکال، تو اس کے خزانے اس کی ایسی اتباع کریں گے، جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کی اتباع کرتی ہیں۔'' (مشکوٰۃ ترمذی جلد 2) اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن حقیقت میں وہ جنت، دوزخ ہوگی اور دوزخ، جنت ہوگی، تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے، اسے چاہیے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے تو وہ دوزخ اس کے لیے ایسا ہی باغ ہو جائے گی۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا، کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں، تو کیا مجھے تُو خدا مانے گا؟ وہ کہے گا، ہاں، تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت بنا کر آئیں گے، اور اس سے کہیں گے، کہ بیٹا اس کی اطاعت کرو، یہ تیرا رب ہے۔ اور ایک فتنہ یہ ہے کہ ایک شخص کو مار کر اور چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا دیکھو میں اس بندے کو اب ملاتا ہوں، تو کیا اس کے بعد بھی میرے علاوہ کوئی دوسرے خدا کو مانو گے؟ خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لیے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میرا رب اللہ ہے، اور تُو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو مجھے تیرے دجال ہونے کا پورا یقین ہو گیا۔ اور دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُغْمِرُ وَالْأَرْضِ فَتُنْبِتُ پس دجال آسمان کو حکم کرے گا، تو مینہ برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے، کوکھیں بھری ہوئی، تھن دودھ سے لبریز ہوں گے، سوائے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے کوئی خطہ زمین کا ایسا نہ ہوگا، جہاں دجال نہ پہنچا ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل ہوتے وقت فرشتے اس کو ننگی تلواروں سے روکیں گے۔ دجال ایک چھوٹی سی سرخ پہاڑی کے قریب مقیم ہو جائے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت امام مہدیؓ ملک کے بندوبست میں ہی مصروف ہوں گے کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈال دی ہے۔ اس خبر کو سنتے ہی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ملک شام کی طرف تیاری فرمائیں گے، اور اس خبر کی تحقیق کے لیے پانچ یا نو سوار بھیجیں گے جن کے حق میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خَيُوْلِهِمْo (مسلم شریف صفحہ 459) میں ان مجاہدین کے نام جانتا ہوں، اور ان کے باپ دادوں کے بھی نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے

زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے۔ وہ دجال کو کہیں نہ پائیں گے، اور واپس آ کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو خبر دیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے۔ اور پھر کچھ دن بعد دجال ظاہر ہو جائے گا، دجال قوم یہود میں سے ہوگا، اس کے پیروکاروں کی اکثریت یہودی اور عورتیں ہوں گی۔ (مسند احمد) وہ نوجوان مرد ہوگا وہ بھاری بھرکم جسم سرخ رنگت کا مالک ہوگا۔ عوام میں اس کا لقب مسیح ہوگا، (صحیح بخاری و مسلم) وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ (صحیح مسلم) اس کے بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہوں گے، سواری میں ایک بڑا گدھا ہوگا، اولاً اس کا ظہور ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا، جہاں نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہوگا، پھر وہاں سے اصفہان چلا جائے گا (مسلم شریف) یہاں اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ یہیں سے خدائی کا دعویٰ کر کے چاروں طرف فساد برپا کرے گا، اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کر کے لوگوں سے اپنے آپ کو خدا منوائے گا۔ لوگوں کی آزمائش کے لیے خداوند کریم اس سے بڑے بڑے عجیب وغریب کام ظاہر کرائے گا (مسلم شریف) اس کی پیشانی پر لفظ (ک، ف، ر) لکھا ہوگا (بخاری) جس کی شناخت صرف اہل ایمان ہی کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی، جس کو دوزخ سے تعبیر کرے گا، اور ایک باغ ہوگا، جس کو جنت کہے گا۔ مخالفین کو آگ میں اور موافقین کو جنت میں ڈالے گا، (صحیح بخاری) اس کے پاس کھانے پینے کی چیزوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہوگا، جس کو چاہے گا، دے گا۔ جو فرقہ اس کا مخالف ہوگا، تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کر دے گا۔ اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانوں کو پہنچائے گا، مگر خدا کے فضل سے اللہ کا ذکر اور تسبیح و تقدیس مسلمانوں کو کھانے پینے کا کام دے گی، (ابوداؤد) اس کے ظاہر ہونے سے دو سال پہلے قحط رہ چکا ہوگا، اور تیسرے سال دورانِ قحط ہی اس کا ظہور ہوگا، (ابوداؤد) زمین کے مدفون خزانے اس کے حکم سے اس کے ہمراہ ہو جائیں گے، (صحیح مسلم) بعض آدمیوں سے کہے گا: میں تمھارے ماں باپ کو زندہ کر سکتا ہوں، اس لیے تم کو چاہیے کہ میری یہ قدرت دیکھ کر میری خدائی کا یقین کر لو۔ اور اسی حالت میں بہت سے ممالک پر اس کا گزر ہوگا، یہاں تک کہ وہ جب سرحدِ یمن میں پہنچے گا، اور بہت سے بددین لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے، تو وہاں سے واپس ہو کر مکہ مکرمہ کے قریب مقیم ہو جائے گا، مگر محافظ فرشتوں کی وجہ سے مکہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا، (صحیح مسلم و بخاری شریف) اور پھر مدینہ منورہ کا رخ کرے گا، اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے، (صحیح بخاری) ہر دروازے کی محافظت کے لیے خداوند کریم دو دو فرشتے متعین فرمائے گا، جن کے ڈر سے دجال کی فوج مدینہ منورہ

میں داخل نہ ہو سکے گی۔ اور مدینہ منورہ میں تین دفعہ زلزلے آئیں گے، جس کی وجہ سے بدعقیدہ منافق لوگ خوف کی وجہ سے شہر سے نکل کر دجال کے پھندے میں پھنس جائیں گے۔ اس وقت مدینہ منورہ سے ایک بزرگ دجال سے مناظرہ کرنے کے لیے نکلیں گے اور دجال سے کہیں گے کہ تو وہی دجال ملعون ہے، جس کی ہم کو اللہ کے محبوب پاک ﷺ نے خبر دی تھی، تو دجال غصہ میں آ کر اس بزرگ کو آرے سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے علیحدہ علیحدہ پھینک دے گا، اور پھر اپنے دعویٰ خدائی کا لوگوں کو یقین دلانے کے لیے اس کو یعنی اس بزرگ کے ٹکڑوں کو پھر زندہ کر دے گا، لیکن وہ بزرگ پھر زندہ ہونے کے بعد دجال کو کہیں گے کہ اب تو مجھ کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ تو وہی مردود دجال ہے۔ دجال پھر غصہ میں آ کر اس بزرگ کو پھر ذبح کرنے کا حکم دے گا، لیکن اب ناکام ہوگا۔ پھر وہ اس بزرگ کو اپنی تیار کی ہوئی دوزخ میں ڈال دے گا، لیکن وہ آگ خداوند کریم کی قدرت سے آپ کے لیے گلزار بن جائے گی، اس کے بعد دجال کسی بھی مردہ کو زندہ کرنے کی قدرت نہ پائے گا، اور یہاں سے ملک شام کی طرف روانہ ہو جائے گا، اور اس کے وہاں جانے سے پہلے حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ دمشق آ چکے ہوں گے، اور دجال کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری، یعنی ترتیبِ فوج اور جنگی سامان تقسیم کریں گے۔ دجال کا فتنہ ختم ہونے کے بعد حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن شہروں میں دجال نے فساد پھیلا رکھا تھا، دورہ فرمائیں گے۔ دجال سے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجرِ عظیم ملنے کی خوشخبری دے کر دلاسا و تسلی دیں گے، اور اپنے انعام و اکرام سے ان کے دنیاوی نقصانات کی تلافی کریں گے۔

دفاعِ ختمِ نبوّت کونسل پاکستان خط و کتابت کورس
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
زیرِ سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)
0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090
www.difaekhatmenabowat.com